# الیکٹرانک ٹرانزیکشن میں جدید الیکٹرانک ذرائع کا استعمال: فقہاء اربعہ کی آراء کی روشنی میں

# The Sharīʿah Point of View About New Technology Sources in E Transactions

**Dr. Hafiz Muhammad Asif Javeed**
*Research Fellow at BAHISEEN Institute*
*for Research & Digital Transformation, Islamabad*
*Email: hafizmuhammadasifjaveed@gmail.com*

**Abstract**
This study provides a comprehensive jurisprudential analysis of the use of modern electronic means in electronic transactions, with a particular focus on their compatibility with Islamic principles. The research explores the perspectives of the four major schools of Islamic thought—Hanafi, Maliki, Shafi'i, and Hanbali—on the permissibility and application of such transactions in light of Shari'ah.Electronic transactions, including online banking, e-commerce, digital currencies, and mobile wallets, have become integral to modern financial systems. However, their compliance with Islamic jurisprudence raises significant questions regarding issues such as riba (interest), gharar (uncertainty), and fraud prevention. This study examines these concerns while highlighting the adaptability of Islamic law to contemporary challenges.

The Hanafi perspective emphasizes contractual agreements and their legal validity in digital contexts. The Maliki school focuses on customary practices (urf) and their role in legitimizing new methods of trade. Shafi'i jurisprudence addresses the conditions of contracts and digital possession, while Hanbali scholars evaluate the principles of ease and facilitation in modern transactions.The research also investigates the role of trust, transparency, and ethical considerations in electronic transactions, offering practical solutions rooted in Islamic ethics. Issues like the use of cryptocurrency, digital signatures, and online dispute resolution are analyzed under Shari'ah principles.

By synthesizing classical Islamic jurisprudence with modern financial practices, this study seeks to provide a framework for Muslims to engage with electronic transactions confidently and in compliance with their faith. The findings aim to bridge the gap between tradition and technology, offering guidance for scholars, practitioners, and users alike.

**Key words** sharīʿah, E-Commerce, Fiqh

## تمہید:

جدید سے جدید تر اور جدید ترین کی طرف گامزن دنیا میں الیکٹرانک آلات بڑھتے چلے جارہے ہیں اور ان کے انسانی دنیا پر اثرات بڑھتے چلے جارہے اور ان کے ذریعے اشیاء کی خرید و فروخت بڑھتی چلی جارہی ہے یہاں تک دنیا کے امیر ترین لوگوں میں شمار ان لوگوں کا ہوتا ہے جو ان آلات کے ذریعے اپنی تجارت پوری دنیا میں پہنچارہے ہیں اور گھر بیٹھ کر اپنا پورا کاروبار چلارہے ہیں۔ایسے حالات میں ضروری ہے کہ ان آلات کی فقہی تکییف فقہاء کی آراء کی روشنی میں متعین کیا جائے چنانچہ ٹیلکس، برقی مواصلات، ویب سائیٹ، موبائل، انٹرنیٹ، لائیو اور آف لائن کی شرعی حیثیت کو متعین کرنا ضروری ہے۔ای کامرس (Electronic Commerece) انگریزی زبان کی تجارتی اصطلاح ہے جو کہ در حقیقت الیکٹرانک کامرس یعنی (Electronic Commerece) کا مخفف ہے[1]

ای کامرس دو لفظی اصطلاح ہے جس کا پہلا لفظ ای (Electronic) ہے اور دوسرا لفظ کامرس (Commerece) ہے۔الیکٹرانک اسم صفت ہے یعنی وہ چیز جس میں الیکٹرانز (Electrons) کا بہاؤ ممکن ہو سکے اور اس میں الیکٹرانک نظام (Electronic system) کے ذریعے معلومات (Informations) کا تبادلہ بھی شامل ہے۔اس اصطلاح کو سب سے پہلے ایک آئرش فزیسٹ جی۔جے۔سٹونی (1826-1911) میں چارج شدہ اجزاء کے لیے موجودہ لفظ استعمال کیا۔[2] جبکہ کامرس کا لفظ دراصل لاطینی لفظ (Cooericum) سے ماخوذ ہے جسکا مطلب اکٹھے تجارت کرنا ہے۔جس میں "Com" کا مطلب آنا اور "Merx" دراصل "Merchandise" سے ماخوذ ہے کہ اشیاء کی تجارت کے لیے آنا[3] اس لیے ضروری ہے کہ جدید الیکٹرانک ذرائع کا الیکٹرانک ٹرانزیکشن میں استعمال ہونے والی جدید اشیاء کا فقہی حکم معلوم کیا جائے اور اس سلسلے میں فقہی اصول و قواعد کیا رہنمائی کرتے ہیں۔ذیل میں اسی بارے میں ایک اختصاصی مطالعہ ہے۔اسی سلسلے میں اگر ای کامرس کی تاریخ پر ایک ہلکی سی نگاہ ڈالنا ضروری تاکہ ایک وسیع کینوس میں سب امور واضح ہو جائیں اور اس کی ضرورت بھی سامنے آجائے۔

## ای کامرس کی تاریخ (History of Electronic Commerece):

ای کامرس جدید ٹیکنالوجی کے انقلاب کے نتیجے میں سامنے آئی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس کی تاریخ بہت زیادہ قدیمی نہیں ہے البتہ اس کی تاریخ کو تین مراحل میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

### پہلا مرحلہ (1970ء-1980ء):

بیسویں صدی کی ستر کی دہائی میں الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفر (Electronic Funds Transfer (ETF) کا طریقہ ایجاد ہوا۔جس میں ایک ادارے سے دوسرے ادارے کو یا ایک جگہ سے

دوسری جگہ الیکٹرانک آلات کے ذریعے رقوم کی منتقلی کا عمل وقوع پذیر ہوتا تھا۔ لیکن یہ نظام انتہائی بڑی کارپوریشنز، مالی ادارے اور بڑے کاروباری اداروں کے مابین محدود تھا۔ پھر الیکٹرانک ڈیٹا انٹرچینج (Electronic Data Interchange(EDI) ایجاد ہوا۔ جس میں Documents جیسے بل، آرڈرز اور تصدیقی خط وغیرہ کو بذریعہ الیکٹرانک آلات دو کاروباری شرکاء کے مابین باہم منتقل کرنے کے لیے ایک معیاری صورت پیش کی گئی جسے الیکٹرانک ڈیٹا انٹرچینج (EDI) سے موسوم کیا گیا۔ اس کے بعد مزید ترقی ہوئی اور ویلیو ایڈ نیٹ ورکس (Value added networks(VANs) سامنے آیا جس میں ایک تیسری پارٹی (EDI) نے سسٹم کو استعمال میں لاتے ہوئے نیٹ ورکس کی تنظیم کی اور معلوماتی خدمات میں اضافہ کے ساتھ ساتھ موجودہ ذمہ داریوں کی حفاظت بھی کی۔[4]

EDI نے مالیاتی اداروں، صنعت کاروں، ہول سیل ڈیلرز، خدمات، جامعات اور بہت سی کاروباری اقسام میں وسعت دی لیکن یہ خرابی اپنی جگہ برقرار تھی کہ درمیانی اور چھوٹے درجے کی کمپنیاں اس نظام کو اختیار نہیں کر سکتی تھیں۔[5]

مذکورہ بالا وسائل معلومات ای کامرس کی تخلیق کی وجہ ہے۔

## دوسرا مرحلہ (1980ء-1990ء):

ای کامرس کی تاریخ کا تیسرا مرحلہ بیسویں صدی میں نوے کی دہائی پر مشتمل ہے جس میں (IOS(Inter organizational System ادارہ جاتی نظام سامنے آیا۔ ایسے رابطہ کا نظام جس میں معمول کے معاہدے یا معلومات دو یا دو سے زائد اداروں کے مابین جاری ہوتے ہیں۔ جس کی مدد سے سٹاک ایکسچینج اور سفری ایرو سسٹم کو بہتر بنایا گیا۔

1986ء میں انٹرنیٹ جس کا استعمال صرف فوجی مقاصد کے لیے ہوتا تھا۔ اب اس میں وسعت آئی۔ اور اس کا دوسرے مقاصد مثلاً حکومتی، سائنسی اور تعلیمی مقاصد کے لیے بھی استعمال شروع ہو گیا۔ 1989ء میں ای میل Email تجارتی مقاصد کے لیے استعمال ہونا شروع ہوا۔ اور امریکہ کی پچانوے فی صد کمپنیوں نی الیکٹرانک ڈیٹا ٹرانسفر کا طریقہ اختیار کر لیا۔[6] اسی زمانہ میں ہی ای کامرس کے بارے میں بہت سے قوانین بھی مرتب کیے گئے۔

## تیسرا مرحلہ: (1990ء سے تاحال)

تیسرا مرحلہ 1990ء سے شروع ہوا اور تاحال جاری ہے۔ 1990ء میں ورلڈ وائڈ ویب کو تجارتی بنیادوں پر استوار کیا گیا۔ اور ای کامرس کی اصطلاح سامنے آئی اور ڈاٹ کام اور انٹرنیٹ سٹارٹ

اپ(Internet start ups)صفحہ ظہور میں آئے۔ اور نئے نیٹ ورکس اور پروٹوکول(Protocol)اور ای کامرس سافٹ وئیر (Soft ware) میں ترقی ہوئی۔ بڑی، درمیانی اور چھوٹے درجے کی کمپنیاں ویب سائٹ پر آگئی ہیں جنہوں نے اپنے ملازمین، کاروباری شرکاءاور گاہکوں سے انٹرنیٹ کے ذریعے رابطہ قائم کیا۔ 1999ء میں ای کامرس B2C اور B2B میں تبدیل ہوگئی اور 2001ء میں B2B اور B2C سے B2E، ای کامرس، ای گورنمنٹ اور ای لرننگ میں تبدیل ہوگئی۔ اور یہ تبدیلیاں تاحال جاری ہیں۔[7]

## ٹیلکس اور برقی مواصلات کے ذریعے عقد کا فقہی حکم:

ٹیلکس اور برقی مواصلات کے ذریعے عقد میں بھی ایک برقی تار، ڈاکخانہ کے آفیسر کے پاس پہنچتا ہے اور پھر اسے مرسل الیہ تک پہنچایا جاتا ہے، دراصل برقی تار ایجاب کنندہ کے ایجابی کلمات کی تعبیر اسی کے الفاظ میں ہوتی ہے اور جب وہ برقی تار قبول کرنے والے کے پاس پہنچ جاتی ہے تو اس کے پاس کافی وقت ہوتا ہے کہ وہ اسے قبول کرے یا رد کرے اور یہی طریقہ ٹیلکس کا ہے لیکن مذکورہ ذرائع سے پیغام پہنچنے میں ضرور کچھ وقت درکار ہوتاہ تاکہ اسے قبول کرنے والے کے سپرد کردیا جائے اور اس میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے کہ کیونکہ خط کو بھی مرسل الیہ تک پہنچنے کیلئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔[8]

## فیکس کے ذریعے عقد کرنے کا فقہی حکم:

فیکس (Fax) کے ذریعے متعاقدین میں سے ہر ایک کی تحریری نقل ہوبہو ایک دوسرے کو ارسا لکی جاتی ہے اور اس میں غلطی کے امکانات بالکل معدوم ہوجاتے ہیں کونکہ اس میں ایجاب کنندہ کا اصل مع دستخط بغیر کسی تبدیلی تحریف کے پہنچ جاتا ہے نیز وقت، تاریخ، اور فون نمبر بھی درج ہوتا ہے اور مرسل الیہ فوری طور پر وصول کرلیتا ہے اور اس عمل میں صرف اتنا وقت صرف ہوتا ہے کہ ایجاب کنندہ نمبر ملاتا ہے اور اپنی تحریر فیکس مشین میں ڈال دیتا ہے اور دوسری طرف سے اسی تحریر کا عکس نکلنا شروع ہوجاتا ہے اور وہ پیغام پڑھ کر دوسرا عاقد بھی اپنی قبولیت کا پیغام واپس بھیج سکتا ہے۔[9] لہذا اس کے شرعا جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

## انٹرنیٹ کے ذریعے عقد کا فقہی حکم:

انٹرنیٹ کے ذریعے الیکٹرانک معاملات کو تین انواع میں تقسیم کیا جاسکتا اور اکثر معاملات انہی کے ذیل میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔

## ویب سائٹس کے ذریعے عقد:

اس کیلئے آن لائن شاپنگ (Online Shopping) کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے اس طریقے میں کاروباری افراد کی طرف ایک ویب سائٹ (Website) لانچ کی جاتی ہے جو کہ ہزاروں صفحات پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے، جس میں کسی بھی چیز (Product) کے بارے میں اشتہارات (Advertisements) ہوتے ہیں جس میں کسی بھی چیز کی خصوصیت، قیمت، اقسام کے بارے میں تفصیلات درج ہوتی ہے۔

اس ذریعے سے انجام پذیر عقد چند مراحل میں مکمل ہوتا ہے۔

۱۔ مطلوبہ سامان یا خدمات (Services) کی تلاش (Search) کی جاتی ہے اور کئی سرچ انجنز (Searcd Engins) کی مدد سے متعدد ویب سائٹس (Websites) کا معائنہ (Visit) کیا جاتا ہے۔

۲۔ مطلوبہ سامان اور خدمات (Services) سے باخبر ہونے کے بعد اوصاف، قیمت، اور اس چیز کے متعلق معلوم کیا جاتا ہے کہ کس کی بنی ہوئی ہے اور اس کی تصاویر وغیرہ دیکھی جاتی ہیں اور علی وجہ البصیرۃ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ یہ چیز قابل خرید ہے یا نہیں؟

۳۔ تیسرے مرحلہ میں اگر مشتری چیز کی خریداری پر رضامند ہے تو کلک (Click) کر کے اپنی موافقت کا اظہار کرتا ہے اور اپنا نام، رہائش، عنوان اور اس شہر کا نام و پتہ جہاں چیز وصول کرنی ہو خالی جگہ پر لکھ دیتا ہے۔

۴۔ مشتری کو چیز کی قیمت اور اوصاف کے بارے میں ایک تلخیص شدہ پیغام وصول ہوتا ہے تاکہ بیانات کی تصدیق ہوسکے۔

۵۔ جب طرفین کے مابین عقد کی شرائط طے ہو جاتی ہیں تو کریڈٹ کارڈ کا نمبر اور پاس ورڈ (Password) بائع کو فراہم کرا ہے جس سے وہ ثمن کی وصولی کرتا ہے۔

۶۔ بعد ازاں مشتری کو سامان مطلوبہ وقت پر پہنچا دیا جاتا ہے۔ یا وہ خدمت (Service) فراہم کر دی جاتی ہے اور اگر وہ سامانا مثلا سافٹ ویئر (Software) یا ایپلیکیشن[6] (Application) کی طرح کا ہو تو وہ بذریعہ انٹرنیٹ ہی مشتری کو وصول ہو جاتا ہے اس کہ وہ مذکورہ ویب سائٹس سے (Download) کر لیتا ہے۔

## ای میل (E.mail) کے ذریعے عقد:

یہ وہ معاملہ ہے جس میں عام رسمی ذرائع کو چھوڑ کر ای میل (E.mail) کے ذریعے پیغام بھیجا جاتا ہے اور ہر شخص بڑی آسانی سے اپنا ذاتی ای میل اکاؤنٹ کھول سکتا ہے اور بڑی بڑی کمپنیاں مثلا

یاہو (Yahoo)، ہاٹ میل (Hotmail) وغیرہ یہ خدمت (Service) بالکل مفت فراہم کرتی ہیں اور اس طریقہ کار میں سابقہ مراحل کی طرح ہی مرسل اپنا پیغام مع نام و پتہ اور مطلوبہ چیز کے اوصاف وقیمت اور تصاویر بھیج سکتا ہے اور طرفین کے مابین معاہدہ طے پایا جاسکتا ہے۔

**انٹرنیٹ کے ذریعے براہ راست (Live) عقد:**

اس طریقہ کار میں طرفین باہمی شکل وصورت بھی دیکھ سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور پیغامات بھیج اور وصول کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا صورتوں میں پہلی دو صورتوں میں فقہی طور پر عقد کے جواز میں کوئی شبہ نہیں اور اس کو دوغائب متعاقدین کے مابین ذریعہ کتابت عقد کے جائز ہونے پر قیاس کیا جاتا ہے۔ البتہ تیسری صورت کو ارسال قاصد پر قیاس کر کے جواز کا حکم لگایا جاسکتا ہے یا دو حاضر عاقدین کے مابین بذریعہ کتابت یا بذریعہ کلام عقد کی مانند ہے جس کے جواز میں شبہ نہیں اور اگر فقہاء کرام کی طرف سے مجلس کے عدم اتحاد کا سوال کیا جائے تو وکیل مقرر کر کے بھی عقد کے انجام دینے میں کوئی فقہی اشکال نہیں۔

## آلات کے عقد کا فقہی حکم:

عصر حاضر میں ای کامرس کی ایک جدید صورت سامنے آئی ہے کہ جس میں عاقدین میں سے کسی ایک طرف سے الیکٹرانک آلہ بطور نائب استعمال کام کرتا ہے اور اصل معاملہ میں اصلی عاقد کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا جیسا کہ اے ٹی ایم مشینیں وغیرہ جن میں کریڈٹ کارڈ، ڈیبٹ کارڈز اور اسمارٹ کارڈز استعمال کیے جاتے ہیں، خودکار نظام کے تحت چلنے والے سافٹ ویئر اور موبائل پیکیجز کے لیے بذریعہ ایس ایم ایس کرنا یہ سب کچھ ایک نظام کے تحت خود بخود سرانجام دیا جاتا ہے اور اس میں عاقد ایک دفعہ نظام یا سافٹ ویئر کو کمانڈز دے دی جاتی ہیں اور بقیہ کام خودکار طریقے سے سرانجام پاتا ہے بلکہ مستقبل روبوٹ کا دور ہے جس میں ہر کام روبوٹ سرانجام دیا کریں گے۔

## آلات کے عقد کا شرعی جائزہ:

اس بارے میں فقہاء کرام کوئی صریح جزئیہ نہیں ملا البتہ اصول قواعد کو پیش نظر رکھ کر ایک فقہی خاکہ پیش کرنا ممکن ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی خاص عمل کو سرانجام دینے کے لیے کوئی الیکٹرانک آلہ نصب کیا جاتا ہے تو آلہ نصب کرنے نصب کرنے والے کی طرف سے رضامندی کی علامت ہے اور جو شخص اس آلہ کے معیار پر پورا اترتا ہے آلہ اس کے ساتھ عقد کر لیتا ہے اور عقود میں اصل فریقین کی باہمی رضامندی ہے اور

رضامندی ایک مخفی امر ہے جس کی تعبیر کے لیے کوئی بھی ذریعہ اختیار کیا جاسکتا ہے چنانچہ شریعت نے اس کی تخصیص نہیں کی اور فقہاء کرام سے جو الفاظ وعبارات منقول ہیں وہ صرف تمثیل کے لیے ہیں چنانچہ امام مالک کا قول بھی اس سلسلے میں حجت ہے کہ جس کو لوگ بیع شمار کریں وہ بیع ہے[10] اور انشائے عقد کے لیے ایجاب وقبول کے الفاظ بھی ضروری نہیں اسی لیے گونگے کا اشارہ کرنا کافی ہے[11] اور بائع کی موجودگی بھی ضروری نہیں اس کی مثال یہ ہے کہ ایک آدمی نے کسی چیز کی عمومی قیمت متعین کردی مشتری نے قیمت رکھ دی بائع موجود نہیں تھا اور وہ چیز لے لی تو یہ جائز ہے[12] اس لیے آلات کے ذریعے عقد کرنا جائز ہے۔[13]

## ای کامرس میں عقد انعقاد عقد کے وقت کا تعین:

اس سے مراد وہ لمحہ جس میں ایجاب وقبول باہم مربوط ہوئے اوراسی بنیاد پر عقد کے اثرات عاقدین پر مرتب ہوتے ہیں مثلاً بائع قیمت وصول کرتا ہے اور مشتری خرید کردہ چیز پر قبضہ کرتا ہے اوراسے حق تصرف اور ملکیت حاصل ہوتی ہے۔

## براہ راست (Live) عقد کے انعقاد کا وقت:

براہ راست (Live) عقد میں متعاقدین ایک وقت میں گفتگو اور ویڈیو بذریعہ جدید آلاتِ اتصال کے ذریعے آمنے سامنے عقد کرتے ہیں اوراس میں الیکٹرک آلات ،ویب سائٹس، انٹرنیٹ اور خاص کمپنیوں اور بنکوں کی ویٹ سائٹس کو استعمال کیا جاتا ہے بلاشبہ یہ امر واضح ہے کہ مذکورہ بالا طریقوں کے ذریعے عقد دراصل حاضر عاقدین کے مابین عقد کے حکم میں ہیں چنانچہ حاضرین کے مابین عقد کی ساری شرائط بھی یہاں جاری ہونگی اور یہ بھی ضروری شرط ہے کہ ایجاب قبول کے ساتھ متصل ہو اور مجلس واحد میں طے پائے۔الیکٹرانک عقد کے انعقاد کا اصل وہ ہے جس میںا یجاب وقبول باہم مربوط ہوتے ہیں اور براہ راست(Live) عقد میں یہ وہ وقت ہوتا جب بائع کی الیکٹرانک صفحات پر پیش کردہ فہرست پر کلک(Click) کرنے کا لمحہ ہوتا ہے اوراسی لمحہ میں وہ بذریعہ کلک(Click) موافقت کا عندیہ دیتا ہے اورآمنے سامنے مشاہدہ وگفتگو میں جب وہ دونوں موافقت پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔

## غیر مباشر عقد میں وقت انعقاد کا تعین:

وہ عقد جو حاضر عاقدین کے مابین ایک وقت میں طے پاتا ہے یا دوغائب عاقدین کے مابین انجام پذیر عقد تحریر کردہ ای میل(Written E.mail) کے ذریعے طے پاجانے والے عقد پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اوراس پر وہ سارے فقہی احکامات منطبق ہوتے ہیں جو دوغائب متعاقدین کے مابین بذریعہ کتاب یا قاصد انجام

پذیر عقد پر لاگو ہوتے ہیں اور فقہاؑ کی نصوص اس بارے میں انتہائی واضح ہیں کہ اس صورت میں اس مجلس کا اعتبار ہے کہ جب اس کے پاس مراسلہ پہنچتا ہے اوراوراس میں ایجاب کا علم اور دوسری طرف کے عاقد کے قبول کی سماعت کرنا بھی ضروری نہیں چنانچہ صاحب بدائع الصنائع رقمطراز ہیں کہ کتابت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو لکھے امابعد! کہ میں اپنا فلاں غلام اتنی قیمت میں تجھے بیچتاہوں اور جب مشتری (خریدار) کے پاس خبر پہنچتی ہے تو وہ مجلس میں ہی کہتاہے کہ میں نے خریدا کیونکہ غائب کا خطاب دراصل کتاب ہے گویا کہ وہ خود حاضر ہے اور یجاب کے ذریعے خطاب کررہاہے اور دوسرا مجلس میں قبول کررہاہے۔[14]

صاحب روضۃ الطالبین رقمطراز ہیں: اوراگر غائب کو بیع وغیرہ کے بارے میں لکھا پس ہم نے کہا کہ منعقد ہوجائے گی لیکن شرط یہ ہے کہ مکتوب الیہ محض تحریری مراسلہ کے مطلع ہونے پر قبول کرے یا تحریری مراسلہ کے مطلع ہونے پر قبول کرے۔[15]

اور صاحب مطالب اولی النھی لکھتے ہیں کہ اگر بائع نے کسی مجلس سے غائب شخص کو مراسلہ لکھایا قصد بھیجا کہ میں تمہیں یہ چیز اتنی قیمت میں بیچتاہوں پھر جب مشتری کو خبر پہنچی اس نے قبول کرلی تو عقد صحیح ہوگیا۔[16]

مجمع فقہ اسلامی کی قرارداد بھی اس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ جب دوغائب عاقدین کے مابین عقد تام ہوجائے اور وہ ایک جگہ بھی اکٹھے نہ ہوں اورانہوں نے ایک دوسرے کو براہ راست نہ دیکھا ہو اور نہ ایک دوسرے کا کلام بھی نہ سنا ہو اوران کے مابین رابطہ کار صرف کتابت، مراسلہ یا سفارت ہی ہو تو ایسا عقد جائز ہے اوریہی احکامات ٹیلی گراف، فیکس، انٹرنیٹ پر منطبق ہوتے ہیں اور جب مرسل الیہ کے پاس ایجاب پہنچ جاتاہے تو یہی انعقاد کا وقت ہوتاہے۔[17]

مذکورہ بالا بحث و تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ جب طرف ثانی کے پاس ایجاب پہنچاہے تو وہی وقتِ انعقادِ عقد ہوتاہے چاہے اسے قبول کرے یا نہ کرے البتہ ای میل اکاؤنٹ (E.mail Account) میں محفوظ میل جب تک پڑھی نہ جائے اور کھولی (Open) نہ جائے تو اس کے محتویات پر اطلاع کیونکہ ممکن ہوسکے گی، قبولیت اوررد کرنا بعد کی بات ہے اسی لئے ایجاب وقبول کے مابین موافقت کیلئے ضروری ہے کہ عقد کے انعقاد کا وقت دراصل ای میل (E.mail) کو کھولنے اور مطلع ہونے کا وقت ہے۔

## حوالہ جات

[1]Gary P.schneider(2011),Electronic Commerce,ninth Annual edition,Publixhed by Joe Sabatino,Massachusetts.P No:4

[2]ابراہیم انیس وآخرون، المعجم الوسیط، المادۃ (الک)، طبع مکتبہ الاسلامیہ، بیروت، ص:1/ 24

Available from:
(http://www.oed.com/view/Entry/60303?redirectedFrom=electronic#eid)
,Accesed on [April,2,2013]

[3]American Psychological Association (APA): commerce. (n. d.). Collins English Dictionary - Complete & Unabridged 10th Edition, Available from Dictionary.com
website:(http://dictionary.reference.com/browse/commerce ,Accesd on [April,o1,2013]

[4] Efraim Turban, David King,Dennis Viehland,Jae Lee,Introduction to Electronic Commerce ,page No:265

[5] روبرت السبنتر، توفی فلت ،الدلیل الشامل الی التجارۃ الالکترونیۃ(ترجمۃ امین الایوبی)، طبع مکتبہ اکیدمیا، بیروت(ص-352-360)بتلخیص

Gary P.schneider(2011),Electronic Commerce,P No.5-10

[6] ایضا

[7] ایضا

[8] : قرۃ داغی، علی محی الدین، حکم اجرا العقود بالالات الاتصال الحدیثۃ، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، چھٹی کانفرنس، شمارہ نمبر ششم، حصہ دوم، طبع 1990 عیسوی، ص:2/ 927

[9] : شمام، محمود، حکم اجرا العقود بالالات الاتصال الحدیثۃ، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی، چھٹی کانفرنس، شمارہ نمبر ششم، حصہ دوم، طبع 1990 عیسوی، ص:2/ 900

[10] : قرافی، الفروق، ص:1/ 97

[11] : الکاسانی، ابو بکر بن مسعود، بدائع الصنائع، مکتبہ دار الکتاب العربی، بیروت، سن طبع 1982 عیسوی، ص:5/ 135، / زیلعی، تبیین الحقائق، ص:6/ 218

[12] : ابن مفلح، المبدع، ص:4/ 6، / البہوتی، کشاف القناع عن متن الاقناع، ص:3/ 148

[13] زرقاء، مصطفی احمد الزرقاء، المدخل الفقہی، مکتبہ دار القلم، طبع اول، سن 1998 عیسوی، ص:1/335، /السنہوری، عبد الرزاق، الوسیط فی نظریۃ العقد، مکتبہ منشورات الحلبی الحقوقیۃ، بیروت

[14] :کاسانی، بدائع الصنائع، ص:5/290، ابن نجیم، زین العابدین بن ابراہیم بن نجیم، البحر الرائق علی شرح کنز الدقائق، مکتبہ دار المعرفۃ، بیروت، ص:4/513

[15] : النووی، زکریا, محیي الدین, یحیی بن شرف, منہاج الطالبین وعمدۃ المفتین، مکتبہ دار البشائر الاسلامیۃ، طبع اول، سن 2000 عیسوی، ص:3/338، النووی، ابوزکریا، یحی بن شرف الدین النووی، الجموع، مکتبۃ السلفیۃ، ص:9/167

[16] :ابن مفلح، أبو إسحاق، إبراهيم بن محمد بن عبد الله بن محمد، المبدع فی شرح المقنع، المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، بیروت ص:4/5

[17] مجمع الفقہ الاسلامی، قرارداد نمبر (54)